حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ جو بچے تھے فرماتے ہیں کہ آپؐ نے میرے رخسار پر ہاتھ پھیرا تو میں نے آپ کے ہاتھ میں ایسی ٹھنڈک اور خوشبو محسوس کی گویا آپ نے اسے "عطار" کے عطر دان سے نکالا ہو۔ (مسلم)

ایک بار آپؐ حضرت عائشہؓ کے پاس تشریف فرما تھے پسینہ آیا تو چہرے کی دھاریاں چمک اٹھیں۔ یہ کیفیت دیکھ کر حضرت عائشہؓ نے ابو کبیر ھذلی کا یہ شعر پڑھا۔

و اذا نظرت الی اسرة وجهه
برقت کبرق العارض المنهلل

ترجمہ: جب ان کی چہرے کی دھاریاں دیکھو تو یوں چمکتی ہیں جیسے روشن بادل چمک رہا ہے۔

(رحمۃ للعالمین ص ۱۵۲ ج ۲)

اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کو دیکھ کر یہ شعر پڑھتے۔

امین مصطفی بالخیر یدعو
کضوء البدر زایله الظلام

ترجمہ: آپ امین ہیں، چیدہ و برگزیدہ، خیر کی دعوت دیتے ہیں، گویا ماہ کامل کی روشنی ہیں جس سے تاریکی آنکھ مچولی کر رہی ہے۔ (خلاصہ السیر ص ۲۰)

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ زہیر کا یہ شعر پڑھتے جو ہرم بن سنان کے بارے میں کہا گیا تھا۔

لو کنت من شی سوی البشر
کنت المضی للیلة البدر

ترجمہ: اگر آپ بشر کے سوا کسی اور چیز کے ہوتے تو آپ ہی چودھویں کی رات کو روشن کرتے، پھر فرماتے آپ ایسے ہی تھے (ایضا)

حضرت حسان رضی اللہ عنہ جمال مصطفی ﷺ کا تذکرہ یوں کرتے۔

و احسن منک لم تر قط عین   و اجمل منک لم تلد النساء
خلقت مبرا من کل عیب   کانک قد خلقت کما تشاء

ترجمہ: کسی آنکھ نے تجھ سے زیادہ خوبصورت شخص نہیں دیکھا، تجھ سے زیادہ صاحب جمال کسی عورت نے نہیں جنا، تو ہر عیب سے پاک ایسے ہی پیدا ہوا جیسے تو اپنی مرضی اور چاہت کے عین مطابق تخلیق ہوا۔ اور آخر میں اردو کے اس شعر پر اکتفاء کرتا ہوں۔

حسین ہو، مہ جبیں ہو، دل نشیں ہو
لقب جن کے ہیں اتنے وہ تمہیں ہو

شراب خانہ خراب.... پاک یا نجس

محمد منیر قمر سیالکوٹی ○ ترجمان سپریم کورٹ الخبر سعودی عرب

قرآن و سنت، اجماع امت، عہد جاہلیت کے عقلاء، عام دانشوروں، ماہرین طب و حکماء اور ڈاکٹروں کے بورڈز کی رپورٹس وغیرہ سے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ شراب حرام ہے۔ اور اس میں روحانی و مادی اور مالی و جسمانی ہر قسم کے مضرات و نقصانات پائے جاتے ہیں۔ ان سب تفصیلات کے پیش نظر اگر یہ کہا جائے کہ جو چیز صرف حرام ہی نہیں بلکہ ضرر رساں بھی ہے۔ اس کو بطور دوا استعمال کرنا بھی ناجائز و حرام ہے تو بے جانہ ہو گا اور اصولا اس کے لئے مزید کسی دلیل کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ لیکن اس مسئلہ میں چونکہ اضطرار و مجبوری کی بعض شکلیں بھی پائی جاتیں ہیں اور اہمال و لا پرواہی کا مظاہرہ بھی کیا جاتا ہے لہذا اس موضوع کو بھی قدرے تفصیل سے آپ کے سامنے رکھنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

اس سلسلہ میں مذکورہ موضوع کی تین شقیں بنتی ہیں:

۱۔ جن میں سے پہلی شق یعنی شراب کے حرام ہونے کے دلائل تو آپ کے سامنے آہی چکے ہیں انھیں دوہرانے کی ضرورت نہیں۔

۲۔ دوسری شق یہ ہے کہ شراب نجس ہے یا طاہر یعنی پاک؟

۳۔ اس موضوع کی تیسری شق یہ ہے کہ آیا کسی حرام و نجس چیز سے علاج کرنا یا کسی حرام و نجس چیز کو بطور علاج استعمال کرنا جائز ہے یا حرام؟ ان کے بارے میں دلائل اور پھر جانبین کے دلائل کا تجزیہ پیش کرتے ہیں۔

شراب نجس یا طاہر

اس موضوع (دوسری شق) کے بارے میں علماء کی آراء کچھ مختلف ہیں جمہور اہل علم کا قول تو یہ ہے کہ شراب نجس و ناپاک چیز ہے چنانچہ امام قرطبیؒ اپنی تفسیر الجامع لاحکام القرآن کے حصہ چھ میں سورہ مائدہ کی آیت ۹۰ کی تفسیر کے دوران لکھتے ہیں: "شراب کے حرام قرار دیئے جانے، شریعت کے اسے خبیث قرار دینے اور اس پر " رجس " کا اطلاق کرنے اور اس سے اجتناب کا

حکم دینے سے جمہور اہل علم نے یہ سمجھا ہے کہ شراب نجس و ناپاک ہے۔" (قرطبی ص ۲۸۸ ج ۳) اور شراب کی نجاست و ناپاکی کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ

جمہور کے دلائل

صحیح بخاری کے تین مقامات پر' صحیح مسلم' ترمذی اور ابن ماجہ میں حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا:

"انا بارض قوم اهل کتاب افناکل فی آنیتهم؟"

ہم اہل کتاب کے علاقے میں رہتے ہیں' کیا ہم ان کے برتنوں میں کھا پی سکتے ہیں؟

تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"اما ما ذکرت من اهل الکتاب فان وجدتم غیرها فلا تاکلوا فیها فان لم تجدوا فاغلسوها و کلوا فیها"

(منتقی الاخبار مع النیل ص ۱۱ ج ۱)

"جن اہل کتاب کا تم نے ذکر کیا ہے اگر تمہیں دوسرے برتن مل جائیں تو ان کے برتنوں میں نہ کھاؤ' (اور) اگر دوسرے برتن میسر نہ ہوں تو انہیں دھو لو اور انہی میں کھا لو۔"

جبکہ سنن ابی داؤد' مستدرک حاکم اور مسند احمد میں حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول!

"ان ارضنا ارض اهل کتاب و انهم یاکلون لحم الخنزیر و یشربون الخمر فکیف اصنع بآنیتهم و قدورهم؟"

ہم اہل کتاب کے علاقہ میں رہتے ہیں اور وہ خنزیر کا گوشت کھاتے اور

شراب پیتے ہیں' میں ان کے برتنوں اور ہانڈیوں کا کیا کروں؟"

تو نبی ﷺ نے فرمایا:

"ان لم تجدوا غیرھا فارحضوھا و اطبخوا فیھا و اشربوا" (منتقی الاخبار مع النیل ص ۱۷ ج ۱ و موقف الاسلام من الخمر ص ۵۲)

" اگر تمہیں دوسرے برتن نہ ملیں تو پھر انہی کے برتنوں میں دھو کر ان میں کھانا پکاؤ اور کھاؤ پیو۔"

امام خطابیؒ سے نقل کرتے ہوئے علامہ شمس الحق عظیم آبادی عون المعبود شرح ابوداؤد میں لکھتے ہیں کہ "رحض" کا معنی ہے دھونا اور چونکہ مشرکین کے بارے میں معروف ہے کہ وہ اپنی ہانڈیوں میں خنزیر پکاتے ہیں اور برتنوں میں شراب پیتے ہیں۔ لہذا انہیں دھو کر پاک صاف کئے بغیر استعمال کرنا جائز نہیں۔"
(عون المعبود ص ۷۲۸ ج ۳ بحوالہ موقف الاسلام من الخمر ص ۵۳)

"جبکہ ایک روایت میں ہے کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کر رسول !

" انا اھل سفر نمر بالیھود و النصاری و المجوس و لا نجد غیر آنیتھم"

ہم سفر میں رہنے والے لوگ ہیں اور یہودیوں' عیسائیوں اور مجوسیوں (آتش پرست) کے علاقوں سے ہمارا گزر ہوتا ہے' ہمارے پاس ان کے برتنوں کے سوا کچھ نہیں ہوتا (لہذا ہم کیا کریں؟ "

تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"فان لم تجدوا غیرھا فاغسلوھا بالماء ثم کلوا و اشربوا"

(عون المعبود ص ۷۲۸ ج ۳ بحوالہ موقف الاسلام من الخمر ص ۵۳)

"اگر تمہیں دوسرے برتن نہ ملیں تو انہیں تم پانی سے دھو لو اور ان میں کھا پی لو۔" آپ ﷺ کا یہ حکم اس بات کی واضح دلیل ہے کہ شراب نجس و ناپاک ہے۔

اعتراض

یہاں یہ اعتراض کیا جا سکتا ہے کہ مذکورہ واقعہ پر مبنی حدیث شراب کے نجس ہونے پر دلالت نہیں کرتی کیونکہ، ممکن ہے کہ آپؐ نے برتنوں کو دھونے کا حکم اس لئے دیا ہو کہ وہ لوگ اپنے برتنوں میں خنزیر کا گوشت پکاتے تھے۔

جواب

اہل علم نے اس اعتراض کا جواب بڑی تفصیل سے دیا ہے کہ صحابہ کرامؓ کے نزدیک شراب کا نجس ہونا معروف تھا یہی وجہ ہے کہ حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ نے ان برتنوں کے استعمال کرنے سے پس و پیش کیا جن میں وہ خنزیر کا گوشت پکاتے اور شراب پیتے تھے یہ دونوں چیزیں ہی ناپاک ہیں۔ اور نبی اکرم ﷺ نے بھی دونوں ہی چیزوں کی وجہ سے ان برتنوں کو استعمال کرنے سے منع فرمایا اور ساتھ ہی فرما دیا کہ اگر ان کے برتنوں کے سوا کوئی چارہ ہی نہ ہو تو پھر انہیں اچھی طرح دھو لیں۔ تاکہ نجاست زائل ہو جائے اور جب صحابی کا سوال دونوں چیزوں کے بارے میں تھا تو نبی اکرم ﷺ کا جواب بھی ان دونوں ہی کے بارے میں تھا۔ اور اگر آپ ﷺ کے اس جواب کو صرف خنزیر کے بارے میں شمار کیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ نبی اقدس ﷺ نے تبلیغ و بیان کا (نعوذ باللہ) پورا حق ادا نہیں کیا۔ اور کسی ضرورت کے موقع پر اس کا حکم واضح نہ کرنا نبی مرسل ﷺ سے ناممکن ہے اور نہ ہی آپ ﷺ کے حق میں روا۔ اور دو چیزوں کے بارے میں سوال کے جواب کو صرف ایک شمار کرنا محض سینہ زوری اور اللہ کے رسول کی طرف قول بلا علم منسوب کرنا ہے۔

آثار صحابہؓ سے

اور اس جواب کے صحیح ہونے کی تائید آثار صحابہؓ سے بھی ہوتی ہے۔

چنانچہ تاریخ کبیر ابن عساکر میں ابو عثمان' ربیع اور ابو دجانہ رحمہم اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو لکھا:

"ان اللّٰہ حرم ظاھر الخمر و باطنھا و حرم مس الخمر کما حرم شربھا فلا تمسوھا اجسادکم فانھا رجس"

" اللہ نے شراب کا ظاہر و باطن حرام کیا ہے۔ اور شراب جس طرح پینا حرام کیا ایسے ہی اس کا چھونا بھی حرام کیا۔ اسے اپنے جسموں سے مت لگاؤ کیونکہ یہ نجس ہے۔"

اور ابن جریر نے سیف بن عمر کے طریق سے ابو مجالد سے روایت بیان کی ہے جس میں مذکورہ روایت کے مفہوم کے علاوہ یہ بھی ذکر ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ شراب کا ظاہر و باطن اللہ نے اسی طرح حرام کیا جس طرح گناہ کا ظاہر و باطن حرام کیا' لہذا شراب کو جسموں سے نہ چھونے دو کیونکہ وہ نجس و ناپاک ہے۔ مزید لکھا:

"فان فعلتم فلا تعودوا"

"اگر پہلے تم سے اسے چھونے کا فعل سرزد ہوا ہے تو آئندہ نہ ہو۔"

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے امیرالمومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ ہم نے اسے مار کر دھونے کی چیز بنا لیا ہے جس سے وہ شراب رہی ہی نہیں تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے تب بھی نجس ہی قرار دیتے ہوئے اپنی ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے لکھا:

" انی اظن ان آل المغیرۃ قد ابتلوا بالجفاء فلا اماتکم اللّٰہ علیہ "

(تاریخ کبیر ابن عساکر ص ۱۰۷ ج ۵ طبع روضۃ الشام بحوالہ موقف الاسلام من الخمر ص ۵۴)

میرا خیال ہے کہ آل مغیرہ (یعنی خاندان خالد رضی اللہ عنہ) جفا میں مبتلا ہو گئے ہیں مگر خبردار تمہیں اس حالت میں اللہ موت نہ دے۔ (یعنی قبل از موت

اپنا نظریہ بدل لو)

اندازہ فرمائیں کہ یہ امیرالمومنین خلیفۃ المسلمین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ جن کے دل و زبان پر اللہ نے حق جاری فرمایا ہوا تھا۔ انہوں نے صراحت فرما دی ہے کہ شراب نجس و ناپاک یعنی پلید ہے۔اور صحابہ کرامؓ میں سے ان کا اس معاملے میں کوئی بھی مخالف نہیں تھا۔اس طرح گویا کہ اس شراب کے نجس و پلید ہونے پر اجماع صحابہ ہے۔ اور جب حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے اپنا شبہ پیش کیا کہ ہم بعض دوسری چیزوں میں نہائی معمولی مقدار میں شراب ملا کر اسے جسم پر ملنے کا طلاء وغیرہ بناتے ہیں۔ جس میں نہ وہ نشہ دیتا ہے نہ ہی شراب رہتا ہے۔ تو ان کے اس شبہ کو انہوں نے جفا قرار دیا تو وہ بھی حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کے قائل و فاعل ہو گئے۔

۲ ۔ آثار صحابہ میں دوسرا اثر مستدرک حاکم میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے۔ کہ حضرت سیعہ اسلمیہؓ بیان کرتی ہیں' اہل شام کی بعض عورتیں حضرت عائشہ صدیقہؓ کے گھر گئیں تو ان میں سے ایک عورت نے کہا "میں اپنی بیٹیوں کو کنگھی کرتے وقت تیل کے طور پر شراب لگا دیتی ہوں" انہوں نے پوچھا: "کونسی شراب؟" عورت نے جواب دیا: "خمر" تب عائشہ صدیقہؓ نے کہا:

" افکنت طیبة النفس ان تمشطی بدم خنزیر"

"کیا تم اس بات کو پسند کرتی ہو کہ بالوں کو خنزیر کا خون لگا کر کنگھی کرو؟"
اس عورت نے کہا: "نہیں"

تب حضرت عائشہؓ نے فرمایا: "انه مثله" یہ شراب بھی خنزیر کے خون کی طرح ہی ناپاک ہے۔ (صحہ الحاکم و وافقہ الذھبی بحوالہ الدلائل الواضحات للتویجری ص ۱۴۵'۱۴۶)

آئمہ و علماء کے اقوال

شراب کے نجس و ناپاک ہونے کے بارے میں حدیث شریف و آثار صحابہ

کے بعد اب آیئے دیکھیں کہ آئمہ کرام اور علماء دین اس کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں۔

چنانچہ ابن مفلح نے الفروع میں لکھا ہے کہ "امام مالک و شافعی اور ابو حنیفہ رحمہم اللہ تینوں کے نزدیک بالاتفاق شراب نجس و ناپاک ہے۔ جبکہ علامہ ذہبیؒ اور ایسے ہی کئی دیگر محققین نے بھی اسی رائے کو صحیح قرار دیا ہے۔

(موقف السلام من الخمر ص ۵۵)

حنابلہ بھی اسے نجس و ناپاک ہی کہتے ہیں۔ اور شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے کہا ہے کہ "علماء کے صحیح تر اقوال کے مطابق حشیش بھی شراب کی طرح ناپاک ہے۔ گویا شراب پیشاب کی طرح ناپاک اور حشیش پاخانے کی طرح نجس ہے۔" (مجموع الفتاوی مقبل الذکر ص ۲۵ ج ۴ الموقف ایضا)

علامہ محمد امین شنقیطیؒ نے اپنی تفسیر اضواء البیان میں سورہ مائدہ کی آیت ۹۰ کے تحت لکھا ہے کہ "اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ شراب نجس عین ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے "رجس" کہا ہے اور عربی کلام میں ہر ناپاک چیز جس سے نفس انسانی کراہت کرے اسے رجس کہا جاتا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ رجس کا اصل "رکس" اور رکس پاخانہ و بدبو کو کہا جاتا ہے۔"

بعض علماء نے ایک آیت کے مفہوم مخالف سے بھی شراب کے ناپاک ہونے کی دلیل لی ہے۔ چنانچہ سورہ دھر میں اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کو دی جانے والی نعمتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:

"و سقاهم ربهم شرابا طهورا" (الدهر ۲۱)

"ان کا رب انہیں نہایت پاکیزہ شراب مہیا کرے گا۔"

جنت میں دی جانے والی شراب کے پاک ہونے کا مفہوم مخالف یہ ہوا کہ دنیا کی شراب ناپاک ہے۔ اور مزید لکھتے ہیں:

"اس کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آخرت میں دی

جانے والی شراب کی تعریف میں جن جن اوصاف کا ذکر فرمایا ہے وہ اس دنیوی شراب میں معدوم و غائب ہیں۔ بلکہ اس میں اس کے برعکس اوصاف پائے جاتے ہیں۔" مثلا سورہ الصفٰت میں ارشاد الٰہی ہے:

"لا فیہا غول ولا ھم عنہا ینزفون" (صافات ۴۷)

"نہ ان کے جسم کو اس سے کوئی ضرر پہنچے گا اور نہ ان کی عقل اس سے خراب ہوگی۔"

سورہ واقعہ میں ارشاد الٰہی ہے:

"لا یصدعون عنہا ولا ینزفون" (واقعۃ ۱۹)

"اسے پی کر نہ ان کا سر چکرائے گا اور نہ عقل میں فتور آئے گا۔"

یہ تو اخروی شراب کے اوصاف ہیں جبکہ اس دنیوی شراب میں جسم و عقل کے لئے ضرور فتور اور سر درد جیسے قباح پائے جاتے ہیں۔

(اضواء البیان ص ۱۲۷ ج ۲)

اور پھر جب اللہ تعالیٰ نے اس سے اجتناب کا حکم فرمایا اور نبی ﷺ نے اسے بہا دینے کا حکم دیا (تو یہ شراب پاک کیسے ہو سکتی ہے) اگر اسے پاک قرار دیا جائے تو پھر اسے بہانے کی ضرورت نہیں تھی بلکہ کسی دوسرے کام لایا جا سکتا تھا۔ مگر ایسا کرنے میں دوہری نافرمانی ہے۔ یعنی ایک اجتناب نہ کرنے کی اور دوسری اسے نہ بہانے کی۔

امام ابن العربی

امام ابن العربیؒ نے بھی احکام القرآن میں اسے نجس و ناپاک قرار دیا ہے۔ اور لکھا ہے: "اسے حرام قرار دینے اور لوگوں کو اس سے پوری طرح روکنے کے لئے اس کا نجس ہونا ہی موزوں ہے۔ تاکہ اللہ کے بندے اس سے نفرت کریں۔ اس کے ناپاک ہونے کی وجہ سے اسے نہ چھوئیں اور اس کے حرام ہونے کی وجہ سے اسے نہ پئیں۔ اس کے نجس ہونے کا حکم بھی اس کے حرام

ہونے کا موجب ہے"

قرآن و سنت' آثار صحابہ اور علماء کے اقوال کی رو سے جمہور کا قول ہی راجح قرار پاتا ہے۔ جنہوں نے اسے نجس کہا ہے۔ اور اس میں احتیاط اور دین کی سلامتی بھی ہے۔ اور نبی اکرم ﷺ نے تو مشکوک امور سے بھی دور رہنے کا حکم فرمایا ہے۔

جیسا کہ ترمذی' نسائی' ابن حبان' مسند احمد اور مستدرک حاکم میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ارشاد نبوی ہے:

" دع ما یریبک الی مالا یریبک"

(موقف الاسلام من الخمر ص ۵۷)

"مشکوک اشیاء و امور کو چھوڑ کر غیر مشکوک کو اختیار کرو۔"

اور مسند احمد و دارمی میں حضرت وابصہ بن معبد ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

"استفت قلبک' البر ما اطمانت الیہ النفس و اطمان الیہ القلب' و الاثم ما حاک فی النفس و تردد فی الصدر' و ان افتاک الناس و افتوک"

(جامع العلوم و الحکم ص ۲۱۹ و حسنہ ابن رجب)

" اپنے دل سے پوچھ لو۔ نیکی وہ ہے جس پر انسان کا نفس اور دل مطمئن ہوں۔ اور گناہ وہ ہے جو تمہارے دل اور سینے میں کھٹکے لوگ اگرچہ کوئی بھی فتوی دیتے رہیں۔"

صحیح بخاری میں حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ارشاد نبوی ہے:

" ان الحلال بین و ان الحرام بین و بینھما امور مشتبھات لا یعلمھن کثیر من الناس فمن اتقی الشبھات فقد استبرء لدینہ و عرضہ و من وقع فی الشبھات وقع فی الحرام" (بخاری و مسلم)

" حلال بھی ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے اور ان کے مابین کچھ مشکوک

و مشتبہ امور ایسے ہیں بھی ہیں جن کے بارے میں اکثر لوگ کچھ نہیں جانتے۔ جو شخص مشکوک و مشتبہ امور سے بچ گیا اس نے اپنا دین اور آبرو محفوظ کر لئے۔ جو شخص مشتبہ امور میں واقع ہو گیا وہ گویا حرام امور میں واقع ہو گیا۔

یہاں تک تو جمہور اہل علم کے دلائل تھے جن کے نزدیک شراب حرام ہونے کے ساتھ ساتھ ناپاک بھی ہے اور دلائل کی قوت کے اعتبار سے یہی صحیح ترین مسلک ہے۔

شراب کے بارے میں دوسری رائے۔

صاحب الجامع لاحکام القرآن امام قرطبی اور احکام القرآن کے مولف امام ابن العربی اور دیگر علماء نے ذکر کیا ہے کہ ربیعہ' لیث بن سعد' مزنی صاحب شافعی اور بعض متاخرین علماء بغداد و قری نے کہا ہے کہ شراب کا صرف پینا حرام ہے' ویسے یہ نجس نہیں بلکہ طاہر ہے۔

(قرطبی ص ۲۸۸ ج ۳ احکام القرآن ص ۲۵۱ ج ۲)

اور حیرت ہے کہ الشیخ محمد ناصر الدین البانی نے اس مسلک کو راجح قرار دیا ہے۔ (تمام المنہ ص ۵۵) حضرت ربیعہؒ کا کہنا ہے کہ جس طرح امام مالکؒ کے نزدیک ریشم کا استعمال حرام ہے جبکہ فی نفسہ وہ طاہر ہے ایسے ہی شراب بھی ہے کہ اس کا پینا تو حرام ہے مگر وہ فی نفسہ طاہر ہے۔

(احکام القرآن ص ۲۵۱ ج ۲)

ربیعہ نے اس طرح شراب کا ریشم پر قیاس کیا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ قیاس صحیح نہیں بلکہ اسے قیاس مع الفارق کہا جائے گا کیونکہ شراب اور ریشم میں کوئی خاص مناسبت ہی نہیں۔ کیونکہ ریشم کا استعمال تمام مسلمانوں کے لئے حرام نہیں بلکہ صرف مردوں کے لئے حرام ہے۔ عورتیں اسے استعمال کر سکتی ہیں۔ جبکہ شراب کا معاملہ اس کے برعکس ہے۔ یعنی یہ نہ مردوں کے لئے حلال ہے نہ ہی عورتوں کے لیے۔ بلکہ تمام مسلمانوں پر کلی طور پر حرام ہے۔ لهذا

شراب کو ریشم پر قیاس کرتے ہوئے طاہر قرار دینا درست نہیں۔

دوسری دلیل

اسی دوسری رائے رکھنے والے حضرات میں سے سعید بن حداد قروی کہتے ہیں کہ "صحابہ کرامؓ نے شراب کی حرمت نازل ہونے کے بعد اسے گلیوں میں بہا دیا تھا جو کہ اس کے طاہر ہونے کا ثبوت ہے۔ کیونکہ اگر یہ نجس ہوتی تو صحابہ کرامؓ اسے گلیوں میں نہ بہاتے۔ بلکہ نبی اکرم ﷺ بھی اسے گلیوں میں بہانے سے منع فرما دیتے۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے راہ گزر پر قضاء حاجت سے منع فرمایا ہے۔" (قرطبی ص ۲۸۸ ج ۳)

جوابات

اس دلیل یا شبہ کے، امام قرطبیؒ اور ڈاکٹر صالح بن عبدالعزیز آل منصور اور دیگر علماء نے متعدد جوابات دیئے ہیں۔ (قرطبی ص ۲۸۸ ج ۳) مثلاً:

۱۔ یہ کہ صحابہ کرامؓ نے شراب کو مدینہ طیبہ کی گلیوں میں اس لئے بہایا کہ اس وقت تک فضلات یا نجاستوں کو بہانے کے زیر زمین ذرائع یعنی ڈرین لائن اور گٹر سسٹم کا رواج ہی نہ تھا۔ اگر وہ سارے شہر کی شراب کو شہر سے باہر لے جا کر کہیں بہاتے تو اس میں قدرے حرج اور مشقت تھی۔

۲۔ اور یہ کہ شراب بہائی گئی تھی وہ اتنی کثیر مقدار بھی نہ تھی کہ ساری نالیوں اور گلیوں کو لبالب بھر دیتی اور چلنے والوں کے لئے کوئی جگہ ہی نہ بچتی۔ سوائے اس کے وہ شراب پر سے گزرتے۔

۳ اور یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ جب شراب گلیوں میں بہائی گئی تو وہ نالیوں اور گہری جگہوں سے ہوتی ہوئی (اس ریتلی اور پتھریلی) زمین میں جذب ہو گئی اور کچھ سورج و ہوا کے اثر سے (بخارات بن کر) اڑ گئی۔ اور اس کا سارا اثر زائل ہو گیا۔ اور کچی زمین تو ویسے بھی سورج کی دھوپ اور ہوا سے سوکھ کر

پاک ہو جاتی ہے۔ (مجموع الفتاوی ص ۴۷۹ ‘ ۴۸۰ ج ۲۱)

۴۔ اور پھر شراب کا گلیوں میں بہایا جانا ایک بلیغ انداز کی تنبیہہ اور زجرو توبیخ تھی۔ تاکہ لوگ جن کے دلوں میں شراب رچی بسی ہوئی تھی وہ اسے گلیوں میں بہائیں اور بہائی گئی دیکھیں تو خود بھی تعمیل ارشاد میں جلدی کریں اور جس کے پاس یہ موجود ہو وہ بھی سمجھ لے کہ اس سے کسی قسم کا انتفاع یا فائدہ اٹھانا جائز نہیں رہا۔ اس طرح شراب کے حرام ہونے کا حکم ان کے دلوں میں خوب جاگزیں ہو جائے‘ اور ہر شخص جس نے یہ منظر دیکھا ہو گا وہ بعد میں آنے والوں کے لئے اسے نقل و بیان کرے گا۔ اور اگر اسے شہر سے باہر لے جایا جاتا تو ممکن تھا کہ کسی کو یہ وہم گزرتا کہ شاید اس سے پینے کے سوا دوسرا کوئی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ شراب کے گلیوں میں بہائے جانے سے اس وہم کا استیصال کر دیا۔ اور اس کی جڑیں ہی کاٹ دیں۔

۵۔ اور یہ کہنا بھی درست نہیں کہ اگر شراب نجس ہوتی تو اسے گلیوں میں بہانے سے اس طرح روک دیا جاتا جس طرح نبی ﷺ نے گلی بازار میں قضائے حاجت سے منع فرمایا ہے کیونکہ اول تو گلی کوچوں میں قضائے حاجت یا پیشاب و پاخانہ کرنا مروت و اخلاق انسانی کے ہی خلاف ہے اور اگر اس کی ہر کسی کو اجازت دے دی جاتی تو یہ سلسلہ ہمیشہ کے لئے چل نکلتا۔ اور یہ لوگوں کے لئے تکلیف دہ اور ضرر رساں ہوتا کیونکہ گلی بازار لوگوں کی ضرورت کی جگہیں اور گزر گاہ ہوتی ہیں۔

دوسرا یہ کہ شراب تو بس صرف تحریم کا حکم نازل ہونے کے وقت ہی بہائی گئی تھی۔ یہ نہیں کہ ہر وقت اور ہر زمانہ میں موقع بموقع بہائی گئی ہو۔ یا اس کی ضرورت پیش آ سکتی ہو۔ بخلاف قضاء حاجت کے (کیونکہ اس کا سلسلہ تو مستقل انسان کے ساتھ لگا ہوا ہے۔)

۶۔ اور ان کی مذکورہ دلیل بلکہ شبہ کا چھٹا جواب یہ دیا گیا ہے کہ مدینہ کی

گلیوں میں جہاں شراب بہائی گئی تھی وہ راستے اور گزر گاہیں ہی تو تھیں کوئی نماز ادا کرنے کی جگہیں تو نہیں تھیں۔ اور اگر یہ بھی فرض کر لیا جائے کہ شراب کے گلیوں میں بہائے جانے کی شکل میں لوگوں کا اس سے بچنا مشکل ہے۔ بلکہ لازم ہے کہ چلتے ہوئے ان کے پاؤں' جوتوں اور عورتوں کے پردے کا پلو یا چادر کے نچلے کونے کو لگے۔ تب بھی اس شراب کا طاہر و پاک ہونا ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ اگر ایک جگہ سے وہ پاؤں' جوتے یا پلو کو لگے گا تو دوسری بعد میں آنے والی صاف جگہ اسے پاک کر دے گی۔

جیسا کہ ابوداؤد مصنف ابن ابی شیبہ' موطا امام مالک' مسند امام شافعی اور مسند احمد میں ہے کہ ایک عورت نے ام المومنین حضرت ام سلمہؓ سے کہا:

" انی اطیل ذیلی و امشی فی المکان القذر"

" میں اپنی چادر کا نچلا پلو لمبا چھوڑتی ہوں اور گندی جگہوں سے بھی گزرنا پڑتا ہے۔ (لھذا میں کیا کروں)" اس پر حضرت ام سلمہؓ نے فرمایا کہ نبی ﷺ ارشاد ہے:

" یطھرہ ما بعدہ"

(ترمذی مع التحفۃ ص ۴۳۷ ج ۱' ابوداؤد مع العون ص ۴۴ ج ۲)

" اس گندی جگہ کے بعد والی صاف جگہ اسے پاک کر دے گی۔

ایسے ہی ابوداؤد میں حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"اذا وطیء احدکم بنعلہ الاذی فان التراب لہ طھور"

(ابوداؤد مع العون ص ۴۷ ج ۲)

جب تم میں سے کسی کے جوتے کو گندگی لگ جائے تو (بعد والی صاف زمین یا راستہ کی) مٹی اسے پاک کر دیتی ہے۔

اور ابوداؤد اور ابنؒ حبان اور مستدرک حاکم میں ہے: